السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

علمائے راسخین سے چند سوال کے جواب

اخبار اہلحدیث نمبر 43 جلد 12 میں حکیم محمد سجاد و صاحب کے چند سوال بغرض جواب چھپے ہیں جن کے جواب عرض ہیں۔

1) حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شہید یا قتل ہونے کے بارے میں علمائے مورخین اہلحدیث کا کیا خیال ہے۔ کہ وہ قتل ہوئے یا کہیں بغرض تجارت تشریف لے گئے تھے اور وہی وفات پائی مفصل اور مدلل تحریر فرما دیں۔

میرے نزدیک چونکہ یہ لڑائی درمیان میں دو مسلمانوں کے محض ایک ملکی جنگ تھی کلمتہ اللہ کے لئے نہ تھی اس لئے حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید نہیں بلکہ مقتول ہوئے۔

یا زیادہ سے زیادہ شہادت صغریٰ کہنا چاہیے انتہی بلفظہ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

درحقیقت دو سوال ہیں پہلے سوال کا جواب یہ ہے بلاشبہ حضرت سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میدان کربلا میں جبرا مع اعوان کے شہید کیے گئے تھے اس پر تمام محدثین وعلماء مورخین اہلحدیث کا اتفاق ہے اور کہیں تجارت کے لئے نہیں گئے تھے کہ ان کی وفات وہاں پر ہوئی یہ سب چانڈو خانہ کی گپیں ہیں۔ جو ثبوت سب سے مستند اور صحیح اور تاریخی حیثیت سے بھی سب سے اعلیٰ ہے اس سے یہ امر بخوبی ثابت ہے وہ کون ثبوت فن حدیث دفن رجال ہے جس میں شک کی گنجائش نہیں بلکہ کالشمس فی النہار ہے۔ صحیح بخاری میں ہے۔

عن انس رضی اللہ عنہ قال اتی عبداللہ بن زیاد براس الحسین فجعل فی طشت فجعل ینکت وقال فی حسنہ شیئا قال انس رضی اللہ عنہ فقلت واللہ انہ کان اشبہم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان مخضوبا بالوسمة

یعنی امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر عبیداللہ بن زیاد کے پاس لایا گیا (یہی فوج کا سردار تھا اور ایک طشت میں رکھا گیا۔ تو عبیداللہ بن زیاد آپ کے حسن میں کچھ کلام کرنے لگا اور اس کے ہاتھ میں کوئی لکڑی تھی جس نے ٹھکرانے لگا تو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں کہا خدا کی قسم حسین رسول اللہ ﷺ کے ساتھ زیادہ مشابہ تھے ان کے سر میں دسمہ لگا ہوا تھا یعنی بحالت شہادت جس وقت سر لایا گیا دسمہ سے خضاب کیا ہوا تھا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سر کوفہ میں عبیداللہ بن زیاد کے پاس بعد قتل کے لایا گیا تھا اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہیں موجود تھے اسی وقت کا یہ قصہ ہے۔

صحیح بخاری کی روایت ہے۔

عن عبدالرحمن بن ابی انعم قال سمعت عبداللہ بن عمر رسالہ عن المحرم قال شعبة احسبہ قتل الذباب قال اہل العراق یسئونی عن القتل الذباب وقد قتلوا ابن بنت رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد قال صلی اللہ علیہ وسلم ہماریحانتی من الدنیا

عبدالرحمن بن ابی نعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر کے بیٹے عبداللہ سے کسی نے محرم کے بارے میں مسئلہ پوچھا کہ محرم مکھی مار سکتا ہے یا مکھی مارے تو اس کا کیا کفارہ ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تعجب سے فرمایا کہ عراق والے مکھی کے مارنے کا مسئلہ پوچھتے ہیں حالانکہ رسول اللہ ﷺ کے نواسے کو قتل کرڈالا جن کے بارے میں آپ نے فرمایا تھا کہ یہ دونوں میرے پھول ہیں۔ خلاصہ تہذیب الکمال میں ہے۔

استشھد بکربلا من ارض العراق یوم عاشوراء یوم الجمعة سنة احد وستین بکربلا من ارض العراق فیما بین الکوفة والحة قتلہ سنان بن انس او شمر زي الجوشن

اسی طرح جس قدر فن رجال کی کتابیں ہیں خواہ بسیط ہوں یا قصیر ہوں جہاں سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر ہے بالاتفاق یہی مضمون لکھا ہے تہزیب الکمال تہزیب التہذیب کاشف معنی وغیرہ وغیرہ اگر فن رجال کی کتابوں کو غیر معتبر کہا جائے تو بالکل امن ہی جاتا رہے گا یہ چند عبارتیں بطور اختصار نقل کردی ہیں۔

دوسرے سوال کا جواب۔ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقتول ہونا شہادت ہے اور بلاشبہ شہادت ہے جیسا کہ فاضل ایڈیٹر نے اس کی طرف اشارہ بھی کیا ہے اس پر تمام محدثین اور فقہاء کا اتفاق ہے کیوں کہ شہید کی تعریف یہ ہے

وہو سلم طاہر بالغ قتل ظلما ولم یجب بہ مال ولم یرقث

اگرچہ یہ تعریف اس شہدکی کی گئی ہے جس پر نماز جنازہ نہیں پڑھی جاتی جس کی وجہ سے اس میں قیود بہت بڑہائے گئے ہیں مگر پھر بھی آپ پر یہ تعریف صادق ہے اور یہ ظاہر ہے کہ حضرت سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بے انتہاء ظلم کیا گیا جس کی نظیر ملنی مشکل ہے بلکہ اعوان انصار کو چھوڑو بچوں اور مستورات پر اس قدر ظلم کیا گیا، کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح ان پر بھی دانہ پانی بند کر دیا گیا اور یہ کوئی جنگ نہ تھی چہ جائے ملکی جنگ کہاں چند کس کہاں فوج صرف اس بعیت کا انکار تھا جو قیصر اور کسری کی سنت پر کی گئی تھی اور اس انکار میں کوئی خصوصیت امام حسینرضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کی نہ تھی بلکہ بہت سے صحابہ رضوان للہ عنہم اجمعین اس جرم میں شہدکیےگئے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اسی جرم میں داغا کیا گیا تھا دیکھو واقعہ حرہ سائل نے لکھا ہے غایت یہ کہ شہادت شہادت صغٰری ہے لیکن سائل نے شہادت صغری کی تعریف نہیں لکھی کہ اس پر غور کیا جائے بلاشبہ امام حسینرضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قصداعلائے کلمۃ اللہ ہی تھا اسی بناء پر اس بعیت سے انکار کیا تھا جو ایک فاسق مجاہر کے ہاتھ پر بمع سنت کسری و قیصر ہوئی تھی اسی بناء پر تمام صحابہرضوان للہ عنہم اجمعین نے انکار کر دیا تھا بلاشبہ سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت عظمٰی ہے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت طلحہرضی اللہ تعالیٰ عنہ یا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادتیں شہادت میں پش کی جا سکتی ہیں واللہ اعلم ۔

فرعون نے جوڈوبتے وقت آیت امنت برب ہارون وموسی کہا تھا تو ایسے وقت کا ایمان شرعا مقبول ہے کہ نہیں میرے نزدیک چونکہ حدیث میں مالم یغرغر آیا ہے اور وہ قبل غرغرہ کے ایمان لایا تھا لہذا اس کا ایمان مقبول ہے اس (کا جواب خود قرآن مجید میں موجود ہے ایڈیٹر

حضرت سائلین کو سوال کرنے کے وقت کیا کچھ غور کرلینا کوئی جرم ہے ایسے سوالات سے عوام کے خیالات میں تشویش پیدا ہوتی ہے بالخصوص جب کہ سائل عربی جانتے ہوں توضرور اس طرح بے نکا(1)سوال کرنا ان کے لئے منا سب نہیں قرآن مجید میں فرعون کے بارے میں نص موجود ہے ؛۔

يَقْدُمُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَوْرَدَهُمُ النَّارَ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُودُ ٩٨ وَأُتْبِعُوا فِي هَٰذِهِ لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُودُ

دوسری جگہ فرمایا آیت۔ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ

اس طرح کے نصوص تمام قرآن میں موجود ہیں جن سے فرعون یا فرعون کا جہنمی ہونا یا معلون ہونا ظاہر ہے ۔ پھر اس کے ایمان کو مالم یغرغر سے مقبول کہنا ابوالعجبی ہے آپ نے جلدی میں جس لفظ کی وجہ سے اس کا ایمان مقبول بتایا ہے ۔ اس پر غور نہیں کیا۔ کلام اللہ میں ہے ۔ آیت حَتَّىٰ إِذَا أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ آمَنتُ -اور ایک غرقاب سے غرقاب کا اسے تھام لینا ہے غرق نے اسی وقت تھا ما جب دو چار غوتے کھا چکا اور یقین ہلاکت ہوگیا اور دوسرے عالم کا نقشہ سامنے ہوگیا اور غرغر سے بھی یہی مطلب ہے کہ یقین ہلاکت ہو جائے اور دوسرے عالم کے نقشے سامنے ہو جائیں نہ کہ صرف سانس اکھڑنا افسوس کہ آپ نے قرآن کے کھلے الفاظ کے باوجود بھی اپنے نزدیک فرعون کا ایمان قبول کرلیا خدا کرے کہیں ایسی وسعت مقبولیت کو علمائے زمانہ موجودہ کے نزدیک بھی حاصل ہو جائے تو بہتر ہے لوگوں کو نجات مل جائے ۔ والعلم عند اللہ

1۔ اس قسم کے ہتک آمیز الفاظ بھی مناسب نہیں ۔

[فتاویٰ ثنائیہ]

جلد2ص630

محدث فتویٰ